# E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

## Subject / Course - B.A.

**Paper** : **Macroeconomics**

**Module Name/Title** : **Green Accounting and National Income Accounting**

| DEVELOPMENT TEAM | |
|---|---|
| **CONTENT** | DDE SLM / Fasalurahman P.K. |
| **PRESENTATION** | Fasalurahman P.K. |
| **PRODUCER** | Aamir Badr |

IMC MANUU
Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

# اکائی 14 سبز انقلاب Green Revolution

Contents عنوانات


| | | |
|---|---|---|
| 14.0 | اغراض ومقاصد | Aims and Objectives |
| 14.1 | تمہید | Introduction |
| 14.2 | سبز انقلاب کی خصوصیات | Characteristic of Green Revolution |
| 14.3 | سبز انقلاب کے محدود اثرات اور انکے وجوہات | Reasons for Limited Impact of Green Revolution |
| 14.4 | نشوونمااورزرعی پیداوار کاتنوع | Growth and Variability of Agricultural Output |
| 14.5 | سبز انقلاب کا اثر | Impact of Green Revolution |
| 14.6 | سبز انقلاب کے نتائج | Effects of Green Revolution |
| 14.7 | خلاصہ | Summing Up |
| 14.8 | نمونہ امتحانی سوالات | Model Examination Questions |
| 14.9 | سفارش کردہ کتابیں | Suggested Books |


## 14.0 اغراض ومقاصد Aims and Objectives

اس اکائی میں سبز انقلاب کے کردار کے سلسلہ میں روزگار کی سطح کے علاوہ ملک کے مختلف علاقوں پر اس کے مرتبہ اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- ☆ سبز انقلاب کی خصوصیات کی جانچ کرسکیں
- ☆ سبز انقلاب کے محدود اثر کی وجوہات بیان کرسکیں
- ☆ نئی ٹیکنالوجی کے تحت پیداوار میں اضافہ اور فصلوں کی اقسام کے تغیر سے بحث کرسکیں
- ☆ سبز انقلاب کے اثر اور نتائج کو سمجھا سکیں۔

## 14.1 تمہید Introduction

1960ء سے پہلے ہندوستان زرعی شعبہ میں روایتی اور فرسودہ طریقہ پیدائش رائج تھا۔ اسی لیے زرعی شعبہ کی پیداوار میں اضافہ کے لیے تکنیکی تبدیلیوں کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ہمیں اس بات کا پورا علم ہے کہ بہتر آبپاشی کی فراہمی کے ساتھ اعلیٰ قسم کے تخم اور کیمیائی کھاد کے استعمال سے زرعی شعبہ کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے لیکن اس احساس کو حکمت



B.NO.020

عملی کا حصہ بننے میں بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ روایتی طرز کی کاشت کاری کے نتیجہ میں چھوٹے رقبوں پر مشتمل کھیتوں کی پیدا آوری صلاحیت زیادہ ہے۔ اسی لیے اصلاحات اراضی کی موثر عمل آوری سے مجموعی پیداوار میں اضافہ تو ہوا لیکن پیداوار میں اضافہ کی شرح نہ بڑھ سکی۔

اب ہمیں اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ کس طرح سبز انقلاب کے تحت استعمال کی گئی نئی زرعی حکمت عملی کے نتیجہ میں ہندوستان کے زرعی شعبہ میں ٹکنیکی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور ہندوستانی (خصوصاً دیہی) معیشت میں کس طرح ٹکنیکی رکاوٹیں دور ہوئیں۔ اور نئی ٹکنالوجی کی خصوصیت وپیداوار، سطح روزگار میں اضافہ یا کمی کے ساتھ تقسیم دولت کے تحت جو اثرات مرتب ہوئے ان کی روشنی میں ہمیں نئی ٹکنالوجی کے استعمال میں مسلسل اضافہ کی ضرورت محسوس ہوئی اور حالات کی تبدیلی کے سلسلہ میں تجزیہ ضروری ہوگیا۔ مختصراً زرعی شعبہ کے ماضی اور مستقبل کی کارکردگی کے تحت سبز انقلاب کا جائزہ لیا جائے گا۔

نئی ٹکنالوجی کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں روایتی قسم کے تخم کی بجائے اعلیٰ قسم کے زیادہ پیداوار دینے والے تخم کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اعلیٰ قسم کے تخم کے استعمال کے سلسلے میں جس میں پیداواری صلاحیت زیادہ ہوتی ہے کیمیائی کھاد اور آبپاشی کی سہولتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں کیمیائی کھاد، پانی، کیڑے مار دوائیں، پودوں کی نگہداشت وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے جنہیں ہم داخلات Inputs کہتے ہیں تاکہ ان کے استعمال سے مقدار پیداوار میں اضافہ ہوسکے۔

اعلیٰ پیداآوری اقسام کے بیجوں کی دیگر خصوصیات یہ ہیں کہ وہ سورج کی روشنی کے حصول کی مدت کا لحاظ کئے بغیر تیزی کے ساتھ پوری طرح تیار ہوجاتے ہیں۔ فصل کی مدت بھی کم رہتی ہے۔ اس طرح ایک سے زائد فصل کاری جسے Multiple Cropping کہتے ہیں ممکن ہوجاتی ہے۔ جنوبی ایشیا میں ایسی کاشت کاری کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔

## 14.2 سبز انقلاب کی خصوصیات Characteristics of Green Revolution

سبز انقلاب کی حکمت عملی میں ٹیکنالوجی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں تکمیلی داخلات Complementary Inputs کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کے ذریعہ غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے لیکن اس ٹیکنالوجی کے اثرات کا جائزہ لیتے وقت اس کی معاشی خصوصیات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ ہندوستان میں کاشت کاری کا کام خاندان کے افراد یا کم اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں سے لیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں آبادی کی بہتات کی وجہ سے مزدوروں کی تعداد زیادہ ہے اور متبادل روزگار کے ذرائع بہت کم ہیں۔ زمین کے بعد جو دوسرا داخل Input استعمال ہوتا ہے وہ مویشیوں کے استعمال پر مشتمل ہوتا ہے۔ لیکن نئی ٹیکنالوجی کے سلسلہ میں ہمیں مشینی آلات سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس طرح یہ ٹیکنک اصل عمیق ٹیکنک پر مبنی ہوتی ہے۔ ایسی ٹیکنک کے استعمال کے نتیجہ میں زائد اخراجات عائد ہوتے ہیں۔ جس کے اثرات کسان پر پڑتے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایک تو یہ کہ کیمیائی کھاد کے استعمال کے سلسلے میں قانون تقلیل حاصل (Law of Diminishing Returns) کام کرتا ہے جس کے نتیجے میں ٹکنالوجی کی مناسب مقدار کے مقابلے میں معاشی اعتبار سے مناسب داخل (Economically Optimum Dosage) کم ہوجاتی ہے اور پھر ایک داخل (جیسے کیمیائی کھاد) کا استعمال دیگر داخلات (جیسے پانی) کی دستیابی اور ان کی خریداری کی قابلیت پر منحصر ہوتا ہے۔

دوسرے یہ کہ پیداوار کی اونچی متغیر لاگتوں (Higher Variable Costs) کے اثر کو زائل کرنے کے لیے اونچا نفع بھی ضروری ہے تاکہ اگر ٹکنالوجی کارآمد ہے تو خانگی نفع کے بدلے اس کا استعمال کیا جاسکے۔

تیسرے یہ کہ اونچی پیداوار لاگتوں کے باوجود اگر اعلیٰ پیداواری قسم (H.Y.V) کے بیج نئی آب و ہوا میں پنپ نہ سکیں تو



B.NO.0

زبردست نقصان کا سبب بنیں گے اور فصل کی ناکامی کی وجہ سے کسان قرض کا شکار ہو جائے گا۔

جہاں تک نئی ٹکنالوجی کے آغاز کا سوال ہے اس کا استعمال 1960ء کی دوسری نصف دہائی سے شروع ہوا نئی ٹکنالوجی کے معاشی اثرات کے جائزہ کے لیے ہمیں اس ٹیکنک کے استعمال پر غور کرنا ہوگا یعنی چھوٹے کاشت کاروں نے اس ٹکنیک پر کہاں تک عمل کیا اور بڑے کسانوں نے اس ٹکنیک کو کس حد تک استعمال کیا۔ نیز اس ٹکنالوجی کے علاقائی اور شخصی عدم مساوات پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔ سبز انقلاب کے جائزہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس ٹکنالوجی کے استعمال سے گیہوں کی فصل کے سوا دوسرے اقسام کی فصلوں کی پیداوار کی شرح میں کوئی خاص اضافہ واقع نہیں ہوا۔ سری نواس کے تحقیقی مشاہدے کے مطابق نئی ٹکنالوجی کے استعمال سے گیہوں کی فصل کے سوائے غذائی اجناس کی کسی بھی فصل کی پیداوار کی شرح میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اسی لیے گیہوں کی پیداوار کی شرح میں اس قابل لحاظ اضافے کے نتیجہ میں سرینواسن نے اس نئی ٹکنالوجی کو گیہوں کے انقلاب کا نام دیا ہے۔ ان مشاہدات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ 65-1964ء سے لے کر 71-1970ء کے درمیانی عرصہ میں پیداوار میں 27 تا 41 % فیصد کا جو اضافہ ہوا وہ موافق قدرتی حالات کی وجہ سے ہوا نہ کہ سبز انقلاب کے نتیجہ میں قدرتی حالات میں 1950ء سے مسلسل اضافہ جاری ہے۔ آبادی میں مسلسل اضافہ کے نتیجہ میں فی کس زمین کے تناسب میں یعنی man/land ratio میں مسلسل کمی پائی جارہی ہے۔ ان حالات میں ہم یہ کہنے کے موقف میں نہیں ہیں کہ ہندوستان میں ٹیکنالوجی کی تبدیلی کے نتیجہ میں بڑے پیمانے پر پیداوار میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

### اپنے معلومات کی جانچ کیجیے۔

1- سبز انقلاب سے کیا مراد ہے ؟

2- سبز انقلاب کی بنیادی ٹیکنالوجیکل خصوصیات بیان کیجیے۔

3- نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کے کیا نتائج برآمد ہوئے ؟

## 14.3 سبز انقلاب کے محدود اثرات اور ان کے وجوہات

## Reasons for Limited Impact of Green Revolution

نئی ٹیکنالوجی کے غیر موثر نتائج کا اندازہ چاول اور باجرہ کی فصل سے لگایا جاسکتا ہے۔ یہ فصلیں ہندوستان کی اہم فصلیں ہیں۔ اعلیٰ پیدا آوری اقسام کے تخم مثلاً "جیا" اور "پدما" مقامی حالات کے نقصانات کا سامنا نہیں کر سکتے۔ جب کہ غیر ملکی اعلیٰ پیدا آوری تخم جیسے I.R.R اور Taichung مقامی حالات کے نقصانات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جوار، باجرہ، گنا، کپاس، پٹ سن اور دالوں کی فصلوں کے سلسلہ میں اعلیٰ پیدا آوری اقسام کے بیجوں کی قلت پائی جاتی ہے۔ لہذا یہ معلوم ہوا کہ نئی زرعی حکمت عملی کا اثر مجموعی زرعی پیداوار کی چند فصلوں اور علاقوں ہی تک ہے۔ نئی زرعی حکمت عملی سے چند امیر کسانوں کو فائدہ پہنچا لیکن پیداوار کی ترقی کی شرح میں اضافہ نہیں ہوا۔

سبز انقلاب کے محدود اثرات کی دیگر وجوہات میں یہ وجہ بھی اہمیت رکھتی ہے کہ کسان سفارش کردہ مقررہ مقدار میں اعلیٰ اقسام کے تخم کا استعمال نہیں کرتے۔ کیوں کہ اس سلسلہ میں وہ مختلف داخلات کے ساتھ پیداوار کی اضافی قیمتوں کا جائزہ لے کر کوئی فیصلہ کرتے ہیں اور مستقبل کے خطرے سے بچنا چاہتے ہیں اس کے علاوہ بازار سے کیمیائی کھاد کی طلب کی تکمیل نہیں ہوتی۔ حکومت کی پالیسی نے بھی نئی ٹیکنالوجی کے جغرافیائی پہلو کے امکان کو محدود کردیا۔ کیوں کہ داخلات کی رسد برابر فراہم نہ کی جاسکی۔ لیکن جہاں تک پیداوار میں اضافہ کا سوال ہے اس نئی ٹیکنالوجی کو بڑے رقبہ تک وسعت دینا ضروری ہے۔

سبز انقلاب کے لیے مطلوبہ مقدار میں پانی کی رسد ضروری ہے ۔ اسی لیے مجموعی زیر کاشت رقبے کے تحت تری کے رقبے کے تناسب میں اضافہ کی ضرورت ہے ۔ یعنی آبپاشی والے رقبے کے تناسب میں اضافہ ناگزیر ہے ۔ ہندوستان میں مجموعی زیر کاشت رقبے کا صرف 35% حصہ آبپاشی کی سہولتوں سے مستفید ہے ۔ 68-1967ء تا 72-1971ء کی مدت کے دوران اعلیٰ پیداآوری اقسام کے تخم کے تحت مجموعی غذائی اجناس کے رقبے کے تناسب میں 5% سے لے کر 15% تک اضافہ ہوا ۔ پانی کی وافر فراہمی کی ٹیکنک کے استعمال کی وجہ سے محدود اور غیر یکساں علاقائی ترقی عمل میں آئی ۔ اگر حکومت زیر زمین پانی کے وسائل کے استعمال میں کسانوں کی مدد کرے تو مسئلہ حل ہوسکتا ہے ۔

## 14.4 نشوونمااورزرعی پیداوار کاتنوع Growth and Variability of Output

نہ صرف پیداوار کی سطح میں اضافہ بلکہ نئی نئی فصلوں کے اگانے کا سوال ہندوستان کے حالات میں اہمیت کا حامل ہے اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ پیداوار میں اضافہ کے سلسلہ میں غیر یقینی کیفیت پائی جاتی ہے ۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی مشاہدے میں آئی ہے کہ پیداوار میں اضافہ فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہی پر مشتمل ہے جب کہ کاشت کاری کے رقبہ میں اضافہ نہیں ہوا ۔ چند ماہرین معاشیات نے پیداوار میں رسد کے عناصر کو اہمیت دی تو چند نے طلب کے عناصر کو اہمیت دی ۔ زرعی پیداوار میں مسلسل اضافہ کے لیے ان اشیا کی طلب میں اضافہ بھی ضروری ہے ۔ اس طرح چاول کی نسبتاً کم کارکردگی کو دیہی آمدنیوں میں کم اضافہ اور چاول کے لیے طلب کے صرف کی لچک پذیری کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے ۔ ہندوستان میں غذائی اجناس کی برآمد کے کم مواقع ہیں ۔ غریب کسانوں کی آمدنیوں میں کم اضافے سے ظاہر ہورہا ہے کہ کس طرح طلب اور رسد کے عناصر نئی زرعی حکمت عملی کی وسعت اور زرعی پیداوار پر اس کے اثرات کو محدود کردیتے ہیں ۔

نئی زرعی حکمت عملی کے تحت زرعی پیداوار کی ترقی اور فصلوں کی تغیر پذیری پر بحث اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ ہم پیداوار پر موسم کے اثرات کا جائزہ نہیں لیتے ۔ بارش کی کمی اور پیداوار کے درمیان باضابطہ تعلق نہ ہونے کے باوجود 1966ء کی قحط سالی میں زرعی پیداوار میں 20 ملین ٹن کی کمی ہوئی اور 1972ء کی قحط سالی میں 11 ملین ٹن کی کمی واقع ہوئی ۔ یہ کمی کوئی اعداد و شمار کا کھیل نہیں بلکہ حقیقت ہے ۔

## 14.5 سبز انقلاب کا اثر Impact of Green Revolution

روزگار کی سطح پر نئی ٹیکنالوجی کے اثر کا مسئلہ ہندوستانی زراعت میں مشینی زراعت کے استعمال سے تعلق رکھتا ہے ۔ اعلیٰ قسم کے تخم اور کیمیائی کھاد کے استعمال کی تکنیک تو زمین کی طلب کے لحاظ سے مناسب ہے لیکن مزدوروں کی طلب کے لحاظ سے مناسب نہیں ۔ بہتر انداز میں پودے لگانا ، جنگلی پودوں کو کھیتوں سے علحدہ کرنا ، فصل کی کٹائی کے لیے مزدوروں کی طلب میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اگر پیداوار میں اضافے اور ایک سے زائد فصل اگانے اور فصل کاٹنے کے سلسلہ میں زمین کی تیاری کے لیے مشینوں کا استعمال کیا جائے تو مزدوروں کی طلب میں کمی ہوجاتی ہے ۔ ٹریکٹرس اور ہارویسٹرس کے ساتھ بڑے درجے کے کسانوں کو امدادی باہمی کے اداروں کے قرض کی سہولت سے مشینی زراعت کے موقعوں میں اضافہ ہوا اب یہ سوال کہ مشینوں کے استعمال سے بے روزگاری میں کمی ہوئی کہ زیادتی ، تحقیق طلب ہے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ مشینی زراعت کا پھیلاؤ محدود پیمانے پر رہا اور اس کا اثر خاص روزگار کی سطحوں تک نہیں پہنچ سکا ۔ سبز انقلاب کے سلسلہ میں زرعی تبدیلی کی تقسیم کے پہلو پر زیادہ زور دیا گیا ہے ۔ اور یہ تنقید کی جاتی رہی ہے کہ ٹیکنکل تبدیلیاں علاقائی عدم توازن کے ساتھ بڑے کسانوں کو فائدہ پہنچانے کا موجب بنیں ۔ غریب کسان اور بے زمین مزدور اور بڑے درجے کے کسانوں کے درمیان ایک بڑی خلیج پیدا ہوئی ۔ اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چھوٹے کسان اور بے زمین زرعی مزدوروں کو اس ٹیکنالوجی سے

کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ 10 تا 20 ایکر یا اس سے زائد زمین والے امیر کسانوں کو اس ٹیکنالوجی کا فائدہ ہوا۔ بے زمین مزدوروں کی حالت تو ابتر ہوگئی۔ کیوں کہ ان کی حقیقی اجرتوں میں بہت کم اضافہ ہوا اور غذائی اجناس کی قیمتیں تیزی سے بڑھ گئیں۔ اسی لیے اجرتیں جنس کے بجائے نقد کی شکل میں ادا کی گئیں۔

### اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

-4 دیہی علاقوں میں مشینی زراعت کے نتیجہ میں روزگار پر کیا اثرات مرتب ہوئے۔

-5 کیا سبز انقلاب کے نتیجہ میں علاقائی عدم توازن پیدا ہوا۔

## 14.6 سبز انقلاب کے نتائج Effects of Green Revolution

سبز انقلاب کے منفی تقسیمی نتائج اتفاقی امر نہیں۔ بڑے کسان امیر سے امیر تر ہوگئے چوں کہ وہ مارکیٹ کی خامیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سرمایہ اور مزدوروں کو کم قیمت پر حاصل کرنے کے قابل ہیں اسی لیے ان کے لیے نئی ٹیکنالوجی فائدہ مند رہی۔ جب کہ غریب کسان کو اونچی قیمتوں کے تحت سخت مسابقت کا سامنا کرنا پڑا۔ بڑے کسانوں کو قرض کی سہولتوں کی وجہ سے کمیاب داخلات Inputs حاصل کرنے میں اجارہ داری حاصل ہوگئی۔ جب کہ چھوٹے کسان بجٹ کی روکاٹوں کی وجہ سے ان کے حصول میں ناکام رہے۔ حکومت کی فصل بیمہ کی پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے غریب کسان مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کی بچتوں کی صلاحیتوں میں کمی ہوئی اور دوسری طرف اعلی پیدا آوری قسم کے تخم اور کیمیائی کھاد جیسے داخلات بڑے کسانوں کو آسانی کے ساتھ فراہم ہوئے۔ اور ان کی پیدا آوری صلاحیت میں اضافہ کی وجہ سے ان کی آمدنی اور اصل کاری میں اضافہ ہوا۔

علاقائی ترقی پر سبز انقلاب کے غیر مساوی اثرات کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔ سبز انقلاب کے نتیجہ میں بہتر آبپاشی والے گیہوں کی پیداوار کے علاقوں کو فائدہ پہنچا۔ جیسے پنجاب، ہریانہ اور اترپردیش وغیرہ۔ جب کہ دیگر علاقوں میں پیداوار میں اضافہ نہیں ہوا۔ ان غیر تشفی بخش حالات کی وجہ یہ بھی ہے کہ غذائی اور غیر غذائی اشیاء کی پیداوار آب و ہوا میں تبدیلی سے فورا متاثر ہوتی ہے جس کا تعلق سبز انقلاب سے نہیں ہے۔ پنجاب اور گجرات کو چھوڑ کر دیگر ریاستوں میں فی کس غذائی اجناس کی پیداوار کی ترقی کی شرح کم رہی۔ بہار، مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر جیسی غریب ریاستوں میں فی کس غذائی اجناس کی پیداوار میں پنجاب اور گجرات کی بہ نسبت زیادہ عدم یکسانیت پائی جاتی ہے۔

غذائی اجناس کی پیداوار میں اضافے کے مقصد میں ناکامی سے ظاہر ہے کہ معیشت میں اجرتی اشیاء Wage Goods کی قلت کو دور نہیں کیا جاسکا۔ لیکن چند علاقوں کے بڑے کسانوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ جب کہ غذائی اجناس کی زیادہ فراہمی سے بڑھتی ہوئی عدم یکسانیت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ معیشت کی پیداوار کی سطح میں استحکام پیدا نہیں ہوا۔ اور پہلے کی طرح ہندوستانی زراعت موسمی حالات ہی پر منحصر ہے اور آج بھی زرعی شعبہ میں مانسون ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پیداوار میں اضافہ کے لیے تیار داخلات Inputs کو درآمد کرنا پڑا۔ ان پر انحصار میں اضافہ ہوا اور کیمیائی کھاد، ڈیزل، آئیل وغیرہ کی درآمد میں اضافہ ہوا۔

## 14.7 خلاصہ Summing Up

اس اکائی میں سبز انقلاب کی کامیابیاں اور ناکامیاں پیش کی گئی ہیں۔ 1960ء کے دہے میں دیہی معیشت میں



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

ٹیکنالوجیکل تبدیلیاں شروع ہوئیں نئی ٹیکنالوجی ، اعلیٰ قسم کے بیج ، کیمیائی کھاد اور کیڑے مار دواؤں کے موثر استعمال پر مبنی رہی جس کے نتیجہ میں سبز انقلاب رونما ہوا۔ لیکن اس سبز انقلاب کا اثر چند ریاستوں اور علاقوں ہی تک محدود رہا اور چند بڑے زمین دار ہی اس سے مستفید ہوسکے۔

## 14.8 نمونہ امتحانی سوالات

I ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

-1 ہندوستان کی معاشی ترقی میں سبز انقلاب کے کردار کا جائزہ لیجیے۔

-2 سبز انقلاب کے اثرات ہندوستان کے زرعی شعبہ میں یکساں طورپر مرتب نہیں ہوئے کیا آپ اس رائے سے اتفاق رکھتے ہیں۔

-3 سبز انقلاب سے کیا مراد ہے ؟ اس کے خصوصیات بیان کیجیے۔

II ذیل کے ہر سوال کا جواب پندرہ (5 . سطروں میں لکھیے۔

-1 سبز انقلاب کے خصوصیات بیان کیجیے۔

-2 سبز انقلاب کے محدود اثرات کی وجوہات کا جائزہ لیجیے۔

-3 سبز انقلاب کے اثرات اور نتائج بیان کیجیے۔

-4 ہندوستان کی زرعی پیداوار پر سبز انقلاب کے کیا اثرات مرتب ہوئے بیان کیجیے۔

## 14.9 سفارش کردہ کتابیں


| | | | |
|---|---|---|---|
| 1. | Datt and Sundaram | : | Indian Economy |
| 2. | P.C. Bansal | : | Agricultural of India |
| 3. | Misra & Puri | : | Indian Economy |



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD
Accn No. BA-010
Date 03.08.2015
INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad-32 MANUU

# اکائی- 15- زرعی قیمتیں Agricultural Prices

## عنوانات Contents


| | | |
|---|---|---|
| 15.0 | اغراض و مقاصد | Aims and Objectives |
| 15.1 | تمہید | Introduction |
| 15.2 | قیمتوں کے نظام کے افعال | Functions of Pricing System |
| 15.2.1 | قیمت ساخت اور صرف | Price Structure and Consumption |
| 15.2.2 | قیمت وسائل کی تخصیص کار | Price as an Allocator of Resources |
| 15.2.3 | قیمت آمدنی کی تقسیم کار | Price as a distributor of Income |
| 15.2.4 | اجتماع اصل پر قیمت کی تبدیلی کا اثر | Effects of Price Changes on Capital Fomation |
| 15.3 | زرعی پیداوار ، قیمت اور آمدنی | Agricultural Production, Price and Income |
| 15.4 | زرعی لاگتوں اور قیمتوں کا کمیشن | Commission on Agricultural Costs and Prices |
| 15.5 | فوڈ کارپوریشن آف انڈیا | Food Corporation of India |
| 15.6 | فروخت شدنی (قابل فروخت) فروخت شدہ فاضلات | Marketable Suplus-Markedted Surplus |
| 15.6.1 | فروخت شدنی (قابل فروخت) فروخت شدہ فاضلات | Marketable Suplus-Markedted Surplus |
| 15.6.2 | فروخت شدہ فاضلات اور معاشی ترقی | Marketed Surplus and Economic Development |
| 15.6.3 | فروخت شدنی فاضلات پر اثر انداز ہونے والے عوامل | Factors Effecting Marketable Surplus |
| 15.6.4 | پیائش کے مسائل | Measurement Problems |
| 15.6.5 | ہندوستان میں فروخت شدہ فاضلات کی پیائش | Estimates of Marketed Surplus in India |
| 15.7 | ترغیبی قیمتیں | Procurement Prices |
| 15.7.1 | ترغیبی قیمتیں - متبادل معیارات | Procurement Prices : Alternative Criteria |
| 15.7.2 | ہندوستان میں ترغیبی قیمتیں | Procurement Prices in India |
| 15.8 | شرائط تجارت | Terms of Trade |
| 15.8.1 | شرائط تجارت کا تصور | Concept of Temrs of Trade |
| 15.8.2 | ہندوستان میں شرائط تجارت | Terms of Trade in India |
| 15.9 | قیمتوں کی محکم پالیسی کے لیے تجاویز | Suggestion for Sound Price Policy |
| 15.10 | خلاصہ | Summing Up |
| 15.11 | نمونہ امتحانی سوالات | Model Examination Questions |
| 15.12 | سفارش کردہ کتابیں | Suggested Books |


INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad-34

## 15.0 اغراض ومقاصد Aims and Objectives

اس اکائی میں زرعی قیمتوں کے کردار کے ساتھ زراعت سے جڑے مختلف تصورات جیسے فروخت شدنی فاضلات (یعنی قابل فروخت فاضلات ) اور فروخت شدہ فاضلات کے علاوہ حکومت کی جانب سے کسانوں سے اجناس کے حصول کے سلسلہ میں قیمتوں کے تعین اور شرائط تجارت وغیرہ کی وضاحت کی گئی ہے ۔

اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

☆ زرعی قیمتوں کے کردار کو سمجھ سکیں

☆ زرعی لاگتوں اور قیمتوں کے کمیشن کی ضرورت کو سمجھ سکیں۔

☆ فوڈ کارپوریشن آف انڈیا کے فرائض کو بیان کر سکیں

☆ فروخت شدنی یعنی قابل فروخت اور فروخت شدہ فاضلات کے تصورات کے ساتھ معاشی ترقی میں ان کے کردار کو سمجھ سکیں۔

☆ حکومت کی جانب سے کسانوں سے راست اجناس کی خریداری کے سلسلہ میں حصولی قیمتوں کے تعین میں استعمال کیے جانے والے مختلف معیارات کی نشان دہی کر سکیں۔ اور

☆ شرائط تجارت کے تصور کو سمجھ سکیں

## 15.1 تمہید Introduction

زرعی اشیا کی قیمتیں معیشت کے وسائل کی تقسیم پر راست اثر ڈالتی ہیں ۔ اور ان ممالک میں جہاں قومی آمدنی میں زرعی شعبہ کا حصہ بڑا ہے وہاں زرعی اشیا کی قیمتیں معاشی ترقی کی خصوصیت اور مرحلوں کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہیں ۔ زرعی اور غیر زرعی پیداوار کی قیمتوں کے تعین اور ان میں رد و بدل کے کئی عناصر ذمہ دار ہوتے ہیں ۔ حکومت کی جانب سے اجناس کی خریداری اور امدادی قیمتوں کے تعین کی پالیسی پیدا کنندوں کو ترغیب فراہم کرتی ہے ۔ قیمتوں پر کنٹرول کا یہ عمل کسانوں کے مفاد میں ہوتا ہے اور اس کے رد عمل کے طور پر زرعی اشیا کی پیداوار اور تقسیم کے ساتھ ان اجناس کی قیمتوں کی سطح کا تعین بھی عمل میں آتا ہے ۔ اسی طرح مارکیٹنگ کے سلسلہ میں ادارہ جاتی قرضوں کی فراہمی کا انتظام بھی قیمتوں کی سطح پر اثر انداز ہوتا ہے ۔

## 15.2 قیمتوں کے نظام کے افعال Functions of Pricing System

طلب اور رسد میں مساوات یا توازن کے ذریعہ قیمتوں کا تعین عمل میں آتا ہے ۔ سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں قیمتوں کا نظام محدود وسائل پیدائش کو مختلف مقاصد کے حصول کے لیے تقسیم کرنے کا ایک اہم وسیلہ ہوتا ہے ۔ مسابقتی معیشت میں قیمتوں کا نظام چار قسم کے اہم افعال انجام دیتا ہے ۔

1- یہ اشیا اور خدمات کے صرف میں رہنمائی کرتا ہے۔ قیمتوں کا نظام صارف کو اس بات کا فیصلہ کرنے میں مدد دیتا ہے کون سی چیز خریدی جائے اور کس مقدار میں خریدی جائے یعنی متعلقہ اشیا اور خدمات کی قیمتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے صارف

شئے کی خریداری پر کتنی آمدنی خرچ کرے گا ؟ اور اس صرف سے صارف کو کتنی تسکین یا تشفی کی توقع ہے ؟

-2 قیمتوں کانظام عمل پیدائش میں وسائل پیدائش کا تعین عمل میں لاتا ہے ۔ معیشت کے ڈھانچے کو ذہن میں رکھ کر کوئی کسان یہ فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی شئے پیدا کرنا ہے اور کتنی مقدار میں پیدا کرنا ہے ۔

-3 قیمتوں کا نظام عاملین پیدائش کے مابین آمدنی کی تقسیم میں مدد دیتا ہے ۔ قیمتوں میں تبدیلی کے نتیجہ میں جائیداد کی قدر میں تبدیلی ہوتی ہے اور آمدنی کی دوبارہ تقسیم عمل میں آتی ہے نیز اس کے مختلف نتائج بر آمد ہوتے ہیں

-4 قیمتوں کا نظام ملک میں اصل ساری کے کام کو متاثر کرتا ہے ۔

لہذا ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں زرعی اشیا کی قیمتیں ترقیاتی عمل کا ایک حصہ قرار پاتی ہیں ۔

## 15.2.1 قیمت ساخت اور صرف Price Structure and Consumption

مارکیٹ میں کئی قسم کی زرعی اشیا پائی جاتی ہیں جن کے متبادل بھی موجود ہوتے ہیں ہر شخص اپنی محدود آمدنی کی بنا پر ہر شئے کی جتنی چاہے مقدار نہیں خرید سکتا ۔ لہذا صارف اپنے لیے مخصوص امتزاج کا انتخاب کرتا ہے جس سے اس کو زیادہ تشفی یا تسکین حاصل ہوتی ہے ۔

## 15.2.2 قیمت وسائل کی تخصیص کار Price as an Allocator of Resources

متبادل زرعی اشیا کی قیمتوں میں تبدیلی سے زرعی اشیا کے مابین وسائل کے از سر نو تعین پر بھی اثر پڑتا ہے ۔ اترپردیش میں شکر ، پنجاب میں کپاس اور بنگال میں جوٹ کے تجرباتی مطالعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ ان اشیا کی قیمتوں میں تبدیلیوں کا رد عمل مقدار رسد پر بہت زیادہ محسوس کیا گیا ۔ زیادہ رسد کے اس رد عمل سے یہ ظاہر ہوا کہ تمام اقسام کی زرعی اشیا کے لیے لچک پذیری زیادہ ہی ہوتی ہے ۔

عام طور پر بنیادی غذائی اجناس کی فصلوں (جیسے گیہوں ، چاول) کے لیے رسد کی لچک پذیری کم ہوتی ہے ۔ جب کہ تجارتی فصلوں (جیسے شکر ، کپاس ، پٹ سن ، تمباکو وغیرہ) کے سلسلہ میں لچک پذیری زیادہ ہوتی ہے ۔ اس کا اہم سبب یہ ہے کہ مجموعی زرعی پیداوار میں اہم غذائی اجناس کا تناسب زیادہ رہتا ہے ۔ اس لیے یہ کل پیداوار کی طرح اپنے رد عمل کا اظہار کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں غذائی اجناس کی قیمتوں کے رسد میں کم تغیر پذیری پائی جاتی ہے ۔ کسی ضلع میں جملہ زیر کاشت رقبہ کے پانچ فیصد حصہ پر اگائی جانے فصل کی رسد کی لچک پذیری اس ضلع کے 95% رقبہ پر اگائی جانے والی فصل کی لچک پذیری کے مقابلہ میں یقیناً زیادہ ہوگی ۔ بڑی فصلوں کے رقبہ میں کمی کر کے چھوٹی فصلوں کے رقبہ پیداوار میں دو گنا یا تین گنا اضافہ ممکن ہے لیکن بڑی فصلوں کے رقبہ میں ایسا اضافہ ممکن نہیں ۔ عام طور پر قیمت میں تبدیلی کے اثرات کے سلسلہ میں مجموعی رسد پر رد عمل کم ہوتا ہے اور روایاتی زراعت کے سلسلہ میں ایسے مواقع کم ہی آتے ہیں ۔ کیوں کہ خریدے ہوئے داخلات Inputs کا استعمال کم ہے ۔ اور مزدوروں کو معیشت کے عمل پیدائش کے دوسرے شعبوں میں منتقل کرنے کے مواقع محدود ہیں۔

## 15.2.3 قیمت آمدنی کی تقسیم کار Price as a Distributor of Income

زراعی اشیا کی قیمتوں میں تبدیلی سے معیشت کے زرعی اور غیر زرعی شعبوں کے مابین آمدنی کی منتقلی پر اثر پڑتا ہے ۔ اس سلسلہ میں اونچی اور کم آمدنی والے افراد میں آمدنی کی تقسیم متاثر ہوتی ہے ۔ زرعی قیمتوں میں اضافہ سے کم آمدنی والے دیہی سارفین سے آمدنی منتقل ہوکر بڑے پیمانہ کے زرعی پیدا کنندوں کو پہنچتی ہے ۔

زرعی قیمتوں میں تبدیلی کا اثر کاشت کار کی فروخت کے تناسب اور اس کی آمدنی پر پڑتا ہے ۔ عام طور پر کم آمدنی

والے کاشت کار اپنی پیداوار کا کم حصہ ہی فروخت کرتے ہیں کیوں کہ بڑا حصہ اپنے ذاتی استعمال کے لیے رکھنے پر مجبور ہیں۔ ان حالات میں ایسا کسان جو اپنی مجموعی پیداوار کا صرف دس فیصد ہی فروخت کرسکتا ہے اس کو قیمتوں میں دس فیصد کے اضافہ کے نتیجہ میں صرف ایک فیصد کا اضافہ حاصل ہوتا ہے۔ لیکن ایسا کسان جو اپنی مجموعی پیداوار کا 90 فیصد حصہ فروخت کرتا ہے اس کسان کی حقیقی آمدنی میں 9% اضافہ حاصل ہوتا ہے۔

جہاں تک صارفین کا سوال ہے حالات بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کے تناسب سے صارفین کی حقیقی آمدنی میں کمی ہوتی ہے۔ یعنی جس تناسب سے وہ زرعی اشیا پر اخراجات عمل میں لاتے ہیں۔ اس تناسب سے ان کی حقیقی آمدنی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ کم آمدنی والے شہری صارفین آمدنی کا بڑا حصہ زرعی اشیا کی خریداری پر خرچ کرتے ہیں لہذا یہ طبقہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس زیادہ آمدنی والے شہری صارفین جو اپنی آمدنی کا کم حصہ غذائی اجناس کی خریداری پر صرف کرتے ہیں وہ کم متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی کم آمدنی والا صارف جو غذائی اجناس پر اپنی آمدنی کا 70% خرچ کرتا ہے اس کو غذائی اجناس کی قیمتوں میں 10% کے اضافہ سے اپنی حقیقی آمدنی میں 7% کی کمی کرنی پڑے گی۔ اس کے برخلاف زیادہ آمدنی کمانے والا شہری صارف جو غذائی اجناس پر اپنی آمدنی کا صرف 20% حصہ خرچ کرتا ہے۔ اس کو غذائی اجناس کی قیمتوں میں 10% کے اضافہ کے نتیجہ میں اپنی حقیقی آمدنی میں صرف 2% کی کمی کرنی پڑے گی۔ حالاں کہ زیادہ آمدنی والا صارف کم آمدنی والے صارف کی بہ نسبت غذائی اجناس پر زیادہ رقم خرچ کرتا ہے۔ لہذا غذائی اجناس کی قیمتوں میں تبدیلی سے زیادہ آمدنی والا صارف کم آمدنی والے صارف کی بہ نسبت اپنی حقیقی آمدنی میں زیادہ مطلق تبدیلی کے نتیجہ سے گزرتا ہے۔

## 15.2.4 تشکیل اصل پر قیمتوں میں تبدیلی کا اثر

## Effects of Price Changes on Capital Formation

زرعی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کے نتیجہ میں زرعی شعبہ میں اصل کاری میں اضافہ کے لیے ترغیب پیدا ہوتی ہے یہ ترغیب دو طرح کی ہوتی ہے۔ پہلی ترغیب تو زیادہ آمدنی اور کم آمدنی کے کاشت کاروں کے درمیان کسی قسم کے امتیاز کے بغیر پیدا ہوتی ہے تو دوسری قسم زیادہ آمدنی والے کاشت کاروں کے حق میں امتیاز کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔

قیمتوں میں اضافہ کے نتیجہ میں پیداوار کی قدر میں اضافہ ہوتا ہے اور نفع میں اضافہ کے ذریعہ اصل کاری میں اضافہ ہوتا ہے زائد اصل کاری کے نتیجہ میں پیداوار میں جو اضافہ ہوتا ہے وہ قیمت میں اضافہ کے تناسب کے مساوی ہوتا ہے لیکن کم آمدنی والے کسان کی زائد اصل کاری سے پیداوار میں جو اضافہ ہوتا ہے اس کا صد فیصد حصہ وہ مارکٹ میں فروخت نہیں کرتے کیوں کہ ذاتی ضروریات کے لیے پیداوار کا ایک بڑا حصہ رکھ لیا جاتا ہے اسی لیے زیادہ آمدنی والے کسانوں کی بہ نسبت ان چھوٹے کسانوں کو کم نفع حاصل ہوتا ہے۔

زرعی شعبہ پر سرمایہ کاری کی مقدار میں اضافہ کے تحت قیمتوں میں اضافہ کا دوسرا اثر آمدنی اثر کہلاتا ہے زیادہ آمدنی کے حصول کے نتیجہ میں غریب کسان قرض کی ادائی کے قابل ہوجاتے ہیں۔ اسی لیے قرض فراہم کرنے والوں کو زیادہ رقم کا قرض دینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی بلکہ ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ یہ اثر آمدنی اثر کے تناسب کے لحاظ سے مساوی ہوتا ہے جو مارکیٹنگ پر منحصر ہے۔ ایسے کسان جو اپنی مقدار پیداوار کا بہت کم حصہ فروخت کرتے ہیں۔ ان کی آمدنی میں اضافہ کا تناسب کم ہوتا ہے۔ اسی لیے ان کی اصل کاری کی صلاحیت میں کم اضافہ واقع ہوتا ہے۔ زرعی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ سے صنعتوں میں اصل کاری کی مقدار میں کمی ہوتی ہے۔ غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ سے اجرت بشکل زر میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں صنعتی نفع میں کمی ہوجاتی ہے۔ لہذا نہ صرف اصل کاری کی ترغیب میں کمی پیدا ہوجاتی ہے بلکہ اصل کاری کی صلاحیت میں بھی کمی پیدا ہوتی ہے۔

صنعتی مزدوروں کو رعایتی قیمتوں پر غذائی اجناس کی فراہمی کی پالیسی سے صنعتی نفع میں اور اصل کاری میں زیادتی ہوتی ہے۔ رعایتی قیمتوں پر غذائی اجناس کی فراہمی سے شہری علاقوں کے مصارف زندگی میں کمی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح شہروں میں زیادہ مزدوروں کو داخل ہونے کی ترغیب ملتی ہے۔ اس طرح شہری محنت کی قیمت کی رسد میں کمی ہوجاتی ہے۔

زرعی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ سے صنعتی اصل کاری میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ کیوں کہ دیہی آمدنیوں میں اضافہ کی وجہ سے صنعتی اشیا کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں زرعی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ سے آمدنی زرعی اشیا کی مارکیٹنگ کے تناسب کے لحاظ سے غیر زرعی شعبہ سے زرعی شعبہ کو منتقل ہوتی ہے۔

## 15.3 زرعی پیداوار قیمتیں اور آمدنی Agricultural Production Price & Income

زرعی آمدنی، قیمتوں اور پیداوار کی سطح پر منحصر ہوتی ہے۔ زرعی اور غیر زرعی اشیا کی اضافی قیمتوں میں تبدیلی یا زرعی شعبہ میں پیداوار میں اضافہ کے نتیجہ میں زرعی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ پہلی قسم کی تبدیلی سے معاشی ترقی میں معمولی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جب کہ دوسری قسم کی تبدیلی سے معاشی ترقی میں ٹھوس اضافہ ہوتا ہے۔ پیداوار اور قیمتوں کی سطح میں اکثر جس حد تک مخالفانہ حرکت پیدا ہوتی ہے وہاں ایک دوسرے کے مخالفانہ رخ سے ان کے متعلقہ اثرات کی تلافی ہوجاتی ہے۔ ایسی تلافی کی حد اور اس کی نوعیت کا انحصار لچک پذیری بلحاظ قیمت اور فروخت شدہ فاضلات کی مقدار پر ہوتا ہے

## 15.4 زرعی لاگتوں اور قیمتوں کا کمیشن Commission on Agricultural Costs & Prices

1964ء میں ایل کے جھا کی صدارت میں حکومت ہند نے غذائی اجناس کی قیمتوں کی کمیٹی کا تقرر کیا۔ تاکہ یہ کمیشن ملک میں غذائی اجناس کی وصولی کی قیمتوں کا تعین کرسکے اور تھوک فرشوں اور چلر فروشوں کو مناسب نفع کی فراہمی کی سفارش کرسکے اس کے علاوہ صارفین کو مال کی فروخت کے سلسلہ میں رعایتی قیمتیں مقرر کرنے کا مشورہ دے سکے۔ کمیٹی سے یہ خواہش کی گئی تھی کہ وہ ایک ایسی ایجنسی کے قیام کی سفارش کرے جو ہمیشہ حکومت کو اس سلسلہ میں مشورے دے سکے۔ اس لحاظ سے 1965ء میں اگریکلچرل پرائز کمیشن (Agricultural Price Commission) کا تقرر عمل میں آیا تاکہ پیداکنندوں کے ساتھ صارفین کے مفادات کو بھی پیش نظر رکھا جاسکے اس سلسلہ میں زرعی اشیا کی قیمتوں کی پالیسی کی تدوین کے لیے بھی یہ کمیشن مشورے دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کمیشن کا نام تبدیل کردیا گیا اور اس کو Commission of Agricultural Costs and Prices کا نام دیا گیا۔ یہ کمیشن ذیل کے عاملین کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

1- پیداکنندے کو بہتر ٹکنالوجی کے استعمال سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے ترغیب دینا

2- زمین اور دیگر پیداآوری وسائل کے معقول استعمال کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دینا۔

3- معیشت پر قیمت پالیسی کے اثرات کا جائزہ لینا۔ یعنی مصارف زندگی اجرتوں کی سطح اور صنعتی ڈھانچہ کی نوعیت اور ساخت پر پڑنے والے اثرات کو ملحوظ رکھنا

عام طور پر یہ کمیشن ایسی اقل ترین امدادی قیمتوں کی سفارش کرتا ہے جس پر حکومت راست کسانوں سے اجناس خرید لیتی ہے۔ ایسی قیمتوں کی سطح بازاری قیمتوں میں کمی کے خلاف بیمہ یا (Insurance) کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہ کمیشن Storage : ذخیرہ کاری اور تقسیم کی سہولتوں کے بارے میں بھی سفارشات پیش کرتا ہے۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

## 15.5 فوڈ کارپوریشن آف انڈیا (F.C.I) Food Corporation of India

1965ء میں فوڈ کارپوریشن آف انڈیا نامی ادارہ کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت ملک میں غذائی اجناس کی خریدی، Storageذخیرہ کاری و حمل و نقل کے ساتھ عوامی تقسیم کا نظام بھی ہے۔ اس ادارہ کے ضلعی اور علاقائی دفاتر ملک کے مختلف ریاستوں میں قائم ہیں۔ غذائی اجناس کی درآمد سے لے کر ان کی دیکھ بھال کے علاوہ یہ ادارہ چاول کی گرینوں (Rice Mills) کے ساتھ دھان کے میکانیکل ڈرائیرس بھی چلاتا ہے۔ 1969ء میں غذائی محکمے (Food Department) کو F.C.I. سے منسلک کردیا گیا لہذا اب F.C.I غذائی اجناس میں اسٹیٹ ٹریڈنگ کے لیے مرکزی حکومت کی واحد ایجنسی کی حیثیت اختیار کرگیا۔ اس ادارہ نے غذائی اجناس کے حصول میں سال بہ سال اضافہ ہی عمل میں لایا ہے۔ یہ ادارہ 84-1983 کے دوران گیہوں اور چاول کو ملاکر تقریباً 15 ملین ٹن اجناس کی کسانوں سے راست خریداری کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

F.C.I. کی بنیادوں پر جوٹ کارپوریشن آف انڈیا اور کاٹن کارپوریشن آف انڈیا کی دو اہم ایجنسیاں قائم کی گئیں یہ ایجنسیاں جوٹ اور کاٹن کی درآمد وبرآمد کے فرائض انجام دیتی ہیں۔

## 15.6 فروخت شدنی فاضلات اور فروخت شدہ فاضلات

## Marketable Surplus - Marketed Surplus

جہاں تک ترقی کا سوال ہے وہاں زرعی پیداوار کی نہیں بلکہ قابل فروخت فاضلات کی اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ قابل فروخت فاضلات کی مقدار ہی ترقی کی شرح کا تعین کرتی ہے۔

### 15.6.1 فروخت شدنی فاضلات اور فروخت شدہ فاضلات

### Marketable Surplus and Marketed Surplus

فروخت شدنی فاضلات یعنی (قابل فروخت فاضلات) پیداوار کا ایسا حصہ ہوتے ہیں جو پیدا کنندے کی اور اس کے ارکان خاندان کی ضرورتوں کی تکمیل اور اجرتوں اور بیج وغیرہ جیسے داخلات کی قیمتوں کی منہائی کے بعد مارکیٹ میں فروخت کرنے کے لیے رکھے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس فروخت شدہ فاضلات مقدار پیداوار کا ایسا حصہ ہیں جو حقیقت میں مارکیٹ میں فروخت کردیا گیا ہے۔ بڑے درجے کے تجارتی کسان کے فروخت شدہ فاضلات، فروخت شدنی فاضلات کے مقابلہ میں زیادہ مقدار پر مشتمل ہوتے ہیں۔ کیوں کہ تجارتی فصلوں کا بڑا حصہ یا جملہ پیداوار، فروخت شدنی فاضلات پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ اور ایسا کسان اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات کی تکمیل کے لیے مارکیٹ سے اشیا خریدتا ہے۔ اس کے برعکس ایک ایسا چھوٹے درجہ کا کسان گزارہ کسان (Subsistance Farmer) کی تعریف میں آتا ہے جو اپنی پیداوار کا صرف معمولی حصہ ہی مارکیٹ میں فروخت کے لیے پیش کرتا ہے۔ جہاں تک گزارہ کسانوں کا سوال ہے وہ مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ سے ڈر کر قیمتوں میں کمی کے خوف کے پیش نظر کبھی کبھی زیادہ مقدار بھی مارکیٹ میں فروخت کردیتے ہیں۔ لیکن بعد میں ان کو اپنی غذائی ضرورت کی تکمیل کے لیے مارکیٹ سے مال خریدنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ مارکیٹ میں اونچی متوقع قیمتوں کے نتیجہ میں بھی ذخیرہ اندوزی کی جاتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں فروخت شدہ مقدار کم ہوجاتی ہے۔ یہ کیفیت بھی ایک عارضی کیفیت ہوتی ہے۔ کیوں کہ کسی نہ کسی وقت اس مقدار کو فروخت کرنا پڑتا ہے۔ لہذا حقیقی فروخت شدہ مقدار پر مشتمل فاضلات ایسے فاضلات ہیں جن کو شہری آبادی اور غیر زرعی آبادی ہی خریدتی ہے۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق غذائی اجناس کے سلسلہ میں فروخت شدنی یا قابل فروخت فاضلات مجموعی پیداوار کے

1/3حصہ پر مشتمل ہوتے ہے۔ فصلوں کے لحاظ سے غور کیا جائے تو چاول کی مجموعی پیداوار کا % 32 حصہ گیہوں کی مجموعی پیداوار کا %35 حصہ اور باجرہ کی مجموعی پیداوار کا %25 حصہ قابل فروخت یا فروخت شدنی فاضلات پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ تجارتی فصلوں کے سلسلہ میں یہ حصہ %90 پر مشتمل ہوتا ہے۔

## 15.6.2 فروخت شدہ فاضلات اور معاشی ترقی

## Marketed Surplus & Economic Development

ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں فروخت شدہ فاضلات کی مقدار معاشی ترقی کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

-1 فروخت شدہ فاضلات کی مقدار میں اضافہ سے مزدوروں کو زرعی شعبہ سے غیر زرعی شعبہ میں منتقل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

-2 خالص آمدنی میں اضافہ کے ذریعہ زرعی شعبہ میں اصل کاری میں اضافہ ممکن ہے۔

-3 فروخت شدہ فاضلات کی برآمد سے صنعتی شعبہ کی ترقی کے لیے اشیائے اصل کو درآمد کرنے میں مدد ملتی ہے۔

-4 فروخت شدہ فاضلات کی مقدار زرعی آبادی کے معیار زندگی کو بلند کرتی ہے۔

-5 فروخت شدہ فاضلات کی مقدار میں اضافہ سے صنعتی اشیا کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔ جس سے صنعتی شعبہ کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔

زرعی فاضلات کی منتقلی قیمتوں کے میکانزم کے ذریعہ پوری ہوتی ہے۔ زرعی محاصل اور آبپاشی کے اخراجات اجناس کی شکل میں وصول کئے جاسکتے ہیں۔ حکومت باقاعدہ منظم بازار قائم کرسکتی ہے۔ اور اس طرح کسانوں کو درمیانی آدمی (دلال) کے استحصال سے نجات دلاسکتی ہے۔

## 15.6.3 فروخت شدنی فاضلات پر اثر انداز ہونے والے عوامل

## Factors affecting Marketable Surplus

جہاں تک قابل فروخت فاضلات کی مقدار کا سوال ہے یہ فاضلات مختلف فصلوں، مختلف علاقوں اور مختلف قسم کے کسانوں کے لیے الگ الگ نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم ان فاضلات پر اثر انداز ہونے والے چند عوامل کو پیش کررہے ہیں۔

(1) پیداوار کی سطح :: قابل فروخت یا فروخت شدنی فاضلات کی مقدار فصل کی شدت پر مشتمل ہوتی ہے۔ یعنی ایک سے زائد( دو فصلہ اور سہ فصلہ) کاشت کاری کے تحت قابل فروخت فاضلات کی مقدار میں اضافہ عمل میں آتا ہے۔

(2) کھیت کا رقبہ: چھوٹے رقبہ پر مشتمل غیر کفایتی گزارہ کھیت کے تحت فروخت شدنی فاضلات کی مقدار کم رہتی ہے۔ اس کے برعکس بڑے اور درمیانی درجے کے کفایتی کھیتوں کے رقبہ پر قابل فروخت فاضلات کی مقدار زیادہ رہتی ہے۔

(3) صارف کی عادات اور ان کا طرز صرف: پنجاب اور ہریانہ کے اکثر کسان جن کی اہم غذا گیہوں ہے اپنے کھیتوں میں اگائی گئی چاول کی جملہ مقدار بازار میں فروخت کردیتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے چاول اگانے والے علاقوں میں ایسا عمل نہیں ہوتا۔

(4) فصلوں کی نوعیت: عام طورپر غذائی فصلوں کی بہ نسبت تجارتی فصلوں کا ایک بہت بڑا حصہ مارکیٹ میں فروخت کردیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مخصوص اجناس کی قیمتوں کی سطح کے ساتھ کسانوں کو رقمی ضرورت بھی فروخت شدنی فاضلات کی مقدار کے تعین میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

### 15.6.4 فاضلات کی پیمائش کے مسائل Measurement Problems

جہاں تک فروخت شدنی یا قابل فروخت فاضلات اور فروخت شدہ فاضلات کی پیمائش کا سوال ہے اس میں کئی مشکلات حائل ہیں ۔ کیوں کہ رواں کی ابتدائی اور گزرے ہوئے سال کی پیداوار کی اختتامی بچت کو الگ کرنا مشکل ہے ۔ اس کے علاوہ سال بہ سال ضروریات میں بھی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں ۔ مثلاً) پودکیاریوں (Seed Beds) کی ناکامی کی صورت میں ان کو تبدیل کرنا ضروری ہے ۔

اسی طرح فروخت شدنی یا قابل فروخت فاضلات کی پیائش بھی آسان نہیں ۔ کیوں کہ مصارف کاشت جو زر اور اجناس دونوں شکلوں میں ادا کئے گئے ان کا تخمینہ مشکل ہے ۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف زرعی خاندانوں کے صرفی ضروریات کی تفصیلات بھی فراہم نہیں ہیں ۔

**اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔**

-1 فروخت شدنی فاضلات یا قابل فروخت فاضلات سے کیا مراد ہے ۔

-2 فروخت شدہ فاضلات سے کیا مراد ہے ؟

---

## 15.7 ترغیبی قیمتیں Procurement Prices

حکومت کی جانب سے کسانوں سے اجناس کی راست خریداری میں حصولی قیمتوں کا تعین ترغیبی قیمتیں (Procurement Prices) کہلاتا ہے۔ مرکزی حکومت نے دھان اور گیہوں جیسی اہم فصلوں کی خریداری کے لیے اقل ترین امدادی قیمتیں مقرر کی ہیں اور اسی طرح عوامی تقسیمی نظام کے تحت ان اجناس کی فروخت کے لیے ملک میں یکساں قیمتیں مقرر کی گئی ہیں ۔ اس کے علاوہ چند صوبائی حکومتوں نے بھی مرکزی حکومت کی مقررہ کردہ رعایتی قیمتوں کے علاوہ ترغیبی قیمتوں کی پیش کش کی ہے ۔جس کے نتیجہ میں ان ریاستوں میں حصولی ترغیبی قیمتوں کی سطح میں اضافہ ہورہا ہے ۔

### 15.7.1 ترغیبی قیمتیں متبادل معیار Procurement Prices: Alternative Criteria

ہندوستان میں غذائی اجناس کی راست خریداری کے سلسلہ میں حصولی ترغیبی قیمتوں کے تعین کے لیے عام طور پر مصارف کاشت کے اصول کو پیش نظر رکھا جاتا ہے ۔ دیگر ممالک میں چند متبادل معیارات بھی اختیار کئے گئے جو درج ذیل ہیں۔

(1) مساوات معیار (Parity Criterion)

(2) بین فصل مساوات معیار (Inter Crop Parity Criterion)

(3) رائج قیمت معیار (Ruling Price Criterion)

مساوات معیار کے معنی ہیں حصولی ترغیبی قیمت کا دیگر اشیا کی قیمتوں سے معقول تعلق جو کسان داخلات inputs کے لیے اور گھریلو صرف کی اشیا کی خریداری کے لیے ادا کرتے ہیں ۔ پہلا طریقہ دوسرے طریقہ کی بہ نسبت آسان ہے ۔

بین فصل مساوات معیار مختلف فصلوں کی قیمتوں کے مابین موزوں تعلق کی برقراری کی ضرورت پر زور دیتا ہے ۔

رائج قیمت معیار موجودہ قیمت کو مالی مدت کی بازاری قیمت سے جوڑتا ہے ۔ اس طریقہ میں مقررہ مدت کے دوران

طلب اور رسد میں اضافی تبدیلیوں کو معلوم کیا جاتا ہے جس سے موجودہ اور مستقبل کی قیمتوں کی رہبری ہوتی ہے۔

### 15.7.2 ہندوستان میں حصولی ترغیبی قیمتیں Procurement Prices in India

ہندوستان کی تمام ریاستوں میں فصلوں کی پیداواری لاگتیں یکساں نہیں، ان حالات میں پورے ملک میں فصل کے لیے یکساں قیمت مقرر کرنے سے کم زرخیز زمینوں اور پیداوار کی ناقص کارکردگی کی صورت میں کاشت کاروں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی لیے کئی درمیانی اور چھوٹے درجے اور پسماندہ علاقہ کے کسان بری طرح متاثر ہوئے۔ اور اس کے نتیجہ میں فصل بندی میں تبدیلی ہوئی۔ تجارتی فصلوں کے رقبہ میں اضافہ سے غذائی اجناس کی پیداوار گھٹ گئی۔ 1975ء کے بعد سے غذائی اجناس کی قیمتوں پر کنٹرول کی برقراری کے باوجود ان کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان ہے۔ لہذا حکومت کو وصولی قیمتوں میں اضافہ کرنا چاہیے۔

زرعی داخلات (Inputs) میں قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے بھی حصولی قیمتوں میں اضافہ کی سفارش کی جاتی ہے۔

**اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔**

-3 حصولی ترغیبی قیمت سے کیا مراد ہے؟

## 15.8 شرائط تجارت Terms of Trade

### 15.8.1 شرائط تجارت کا تصور Concept of Terms of Trade

شرائط تجارت کا تصور زرعی شعبہ کے ذریعہ فروخت کی گئی زرعی اشیا اور زرعی شعبہ کے ذریعہ خریدی گئی صنعتی اشیا کی نسبتی سطح کو پیش کرتا ہے۔ منفی قیمت پالیسی کے نتیجہ میں زرعی شعبہ کے لیے غیر موافق شرائط تجارت کی وجہ سے قلیل مدت میں زرعی اشیا سستی ہوجاتی ہیں۔ لیکن طویل مدت میں زرعی شعبہ کی ترقی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اور زرعی اشیا کی قلت پیدا ہوجاتی ہے۔ اس کے برخلاف زرعی شعبہ کے لیے سستے داموں پر صنعتی اشیا کی فراہمی سے وسائل ضائع ہوجاتے ہیں۔ لہذا مثبت اور ترقیاتی قیمت کی پالیسی کے ذریعہ شرائط تجارت کو ہمیشہ ایک مناسب سطح پر برقرار رکھنا چاہیے۔ معاشی ترقی کے ابتدائی مراحل میں ہندوستان جیسے ملک میں غذائی اجناس کے لیے طلب کی آمدنی میں لچک پذیری زیادہ رہتی ہے لیکن طلب میں اضافہ کے ساتھ ساتھ رسد میں اضافہ نہیں ہوتا۔ کیوں کہ انتظامی اور ادارہ جاتی خامیاں پائی جاتی ہیں۔ نتیجتاً زرعی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ واقع ہوتا ہے اور غیر غذائی اشیا کی پیداوار کی لاگت کے اشاریہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے زرعی رسد میں مناسب سطح تک اضافہ ہونے تک شرائط تجارت زرعی شعبہ کے حق میں رہتی ہیں۔

### 15.8.2 ہندوستان میں شرائط تجارت Terms of Trade in India

ہندوستان میں ترقیاتی پالیسی کے ایک حصہ کے طور پر زرعی اشیا کی قیمتوں کی پالیسی کو کسانوں کے مفاد کے خلاف رکھا گیا تاکہ نشوونما پاتے ہوئے صنعتی شعبہ کے لیے خام مال کی سستے داموں فراہمی اور اجرتی اشیائے کو کم قیمتوں پر مہیا کیا جاسکے اور صنعتی شعبہ کو پھلنے پھولنے کا موقع ملے اس طرح ترقی کے لیے فاضلات کو سرمایہ کاری کے طور پر استعمال کیا جاسکے۔ دوسرے



INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad

الفاظ میں شرائط تجارت زرعی شعبہ کے حق میں نہیں اس سلسلہ میں ٹیکس اور قیمت کی پالیسیوں کو ملاکر غور کرنا چاہیے ۔ اگر زرعی پیداوار کے ایک حصہ کو بطور ٹیکس دیا جائے تو اس پیداوار کے حصہ کی قیمت کو صفر تصور کرنا چاہیے ۔ اگر باقی حصہ کی قیمت ادا کی جاتی ہے تو وہ بھی کم سطح کی قیمت ہوگی اس طرح زرعی پیداوار کی فی اکائی قیمت میں دو طرح کی واقع ہوگی ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ قیمت اعداد و شمار اور شرائط تجارت مستقل رہنے کے باوجود اگر زراعت پر ٹیکس میں اضافہ کیا جائے تو حقیقت میں شرائط تجارت زراعت کے خلاف ہوجاتی ہیں ۔ شرائط تجارت کو زراعت مخالف بنانے کا تیسرے طریقہ یہ ہے کہ کسانوں کی جانب سے خریدی جانے والی صنعتی اشیا کی قیمتوں میں اضافہ کیا جائے اور زرعی اشیا کی قیمتیں کم رکھی جائیں ۔

ترقی کے ابتدائی مرحلوں میں منفی زرعی پالیسی اختیار کی جاتی ہے ۔ عام طور پر زیادہ نکاسی کوٹہ ۔ حصولی قیمت کی کم سطح اور مزدوروں کے استعمال کی صنعتی اشیاء کی اونچی قیمتوں کے ذریعہ اس کا اظہار ہوتا ہے ۔

## 15.9 محکم قیمتوں کی پالیسی کے لیے تجاویز Suggestions for Sound Price Policy

ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں محکم قیمتوں کی پالیسی کے سلسلہ میں ذیل کے عناصر کو شامل کرنا چاہیے ۔

1- ضروری زرعی پیداوار کی بروقت مناسب قیمتوں پر اور مناسب مقدار میں مستقل رسد کے لیے انتظامات کیے جائیں ۔

2- کسانوں سے غذائی اجناس کے فروخت شدنی یا قابل فروخت فاضلات کا ایک حصہ ضرور طلب کیا جائے اور اس کی قیمت مختتم پیداوار کی اوسط لاگت کے مساوی مقرر کی جائے تاکہ کمزور طبقوں میں ان فاضلات کو تقسیم کیا جاسکے ۔

3- اجناس کے حصول کا عمل ذخیرہ بندی اور تقسیم کی لاگتیں بھی کمترین سطح پر ہونی چاہیے ۔

4- لیوی مقدار سے زائد (فروخت شدنی) فاضلات کو کھلے مارکیٹ میں بیچنے کی اجازت دی جائے

5- حکومت کو چاہیے کہ وہ غذائی اجناس کا محفوظ ذخیرہ Buffer Stock جمع کرے تاکہ بازار کی قیمتوں کو مناسب سطح پر قائم رکھا جاسکے ۔

## 15.10 خلاصہ Summing Up

قیمتوں کی پالیسی زرعی پیداوار پر اثر انداز ہوتی ہے اسی لیے اس اکائی میں زرعی اشیا کی قیمتوں کے تعین میں زرعی لاگتوں کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے ۔ ہندوستان میں غربت اور پسماندگی کی وجہ سے قابل فروخت فاضلات اور فروخت شدہ فاضلات میں کمی پائی جاتی ہے ۔ زراعت اور صنعت کے مابین شرائط تجارت زراعت کے حق میں نہیں ۔

## 15.11 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Questions

I ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے ۔

1- ہندوستان جیسے ترقی پذیر ملک میں زرعی قیمتوں کے کردار کی وضاحت کیجیے۔

2- فروخت شدنی (قابل فروخت فاضلات) فروخت شدہ فاضلات کے درمیان فرق کی وضاحت کیجیے۔

3- معاشی ترقی کے سلسلہ میں فروخت شدہ فاضلات کی اہمیت بیان کیجیے۔